باب 2: مالی منڈیوں کا رویّہ

ملکی مالی منڈیاں بدستور رواں طریقے سے کام کرتی رہیں اور ان میں گذشتہ سال کی نسبت کم اتار چڑھاؤ آیا۔ عالمی وبا سے معاشی بحالی کو 2021ء کی پہلی ششماہی میں مزید تقویت ملی اور مالی حالات نرم رہے۔ تاہم 2021ء کی دوسری ششماہی میں مہنگائی اور بیرونی کھاتوں کے دباؤ میں اضافے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے متعدد اقدامات کیے جن میں ستمبر سے دسمبر 2021ء تک پالیسی ریٹ 275 بی پی ایس بڑھانا بھی شامل ہے۔ زری پالیسی موقف میں تبدیلی کے ساتھ ہی شرح سود میں مزید اضافے کی توقعات مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے بڑھنے لگیں جبکہ بینک قرضے کی طلب بھی زیادہ تھی۔ چنانچہ مالی منڈیوں کے اتار چڑھاؤ میں اضافہ دیکھا گیا۔ پالیسی ریٹ کے مقابلے میں سرکاری تمسکات کی قطع شرحوں میں بھی نمایاں انحراف آیا۔ تاہم مجموعی طور پر مالی منڈیوں نے ہموار کام کیا اور مالی اداروں (خاص طور پر بینکوں) کے لیے استحکام کے بڑے خدشات پیدا نہیں کیے، اس طرح یہ ثابت ہوا کہ مالی منڈیوں کو دھچکے لگنے کی صورت میں ان کے پاس مناسب لچک موجود ہے۔

ویکسین کی دستیابی کے ساتھ 2021ء میں معمولات کی بحالی متوقع تھی تاہم اس کے ساتھ رسدی زنجیر میں تعطل اور عالمی مہنگائی کے دباؤ کے نئے چیلنج بھی تھے

کووڈ19 ویکسین کے اجرا کے ساتھ ہی معیشتیں دوبارہ کھل گئیں اور 2021ء کے دوران سرگرمیوں میں تیزی آئی۔ اس امید کا اظہار 2021ء میں عالمی مالی منڈیوں میں بھی دیکھا گیا کیونکہ معاشی بحالی اور اُن پالیسی اقدامات پر بڑی ایکویٹی مارکیٹوں کا ردِ عمل اچھا تھا جو وبا کے اثرات سے نمٹنے کے لیے پچھلے سال متعارف کرائے گئے تھے۔ تاہم معمولات کو واپسی میں چیلنج حائل تھے۔ کووڈ19 سے مقابلے کے لیے جو غیر معمولی پالیسی اقدامات کیے گئے اُن کے نتیجے میں طلب میں اضافہ ہوا چنانچہ طلب اتنی بڑھ گئی کہ رسد میں اضافہ پیچھے رہ گیا۔ مزدوروں کی کمی سامنے آئی کیونکہ مثال کے طور پر بین الاقوامی سفر محدود رہا اور متعدد معیشتوں میں قرنطینہ کی پابندیوں کی زد میں رہا، جبکہ شپنگ کنٹینرز کی قلت رہی جس کے ساتھ ساتھ بندرگاہوں پر ہجوم ہوا جس کے نتیجے میں مال برداری کی لاگت بڑھ گئی اور عالمی رسدی زنجیر کے مسائل مزید بڑھ گئے۔

طلب بڑھنے کی وجہ سے بہت سے ممالک میں اجناس کی قیمتوں اور مہنگائی میں اضافہ ہوا، جس سے خاص طور پر پاکستان جیسی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے پالیسی سازوں کے لیے یہ چیلنج پیدا ہوا کہ وہ معاشی نمو کے استحکام کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو متوازن کریں۔

اسٹیٹ بینک نے 20 ستمبر 2021ء سے 2021ء کے اختتام تک پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 275 بی پی ایس اضافہ کیا تاکہ بڑھتی ہوئی مہنگائی کو کم کیا جاسکے اور نمو کے ساتھ ساتھ کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو پائیدار بنایا جاسکے۔ پالیسی ریٹ میں اضافے سے شرحِ مبادلہ میں مطابقت بھی پوری ہوئی، جسے بیرونی شعبے کے دباؤ سے غیر متناسب بوجھ کا سامنا تھا۔[24] ان تبدیلیوں کی عکاسی ملکی مالی منڈیوں کے طرزِ عمل میں بھی آئی جنھوں نے 2021ء کو خاصا متحرک دیکھا، حالانکہ یہ پچھلے سال کے مقابلے میں کافی پر سکون رہا (**چارٹ 2.1**)۔

چارٹ 2.1: مالی دباؤ کا اشاریہ

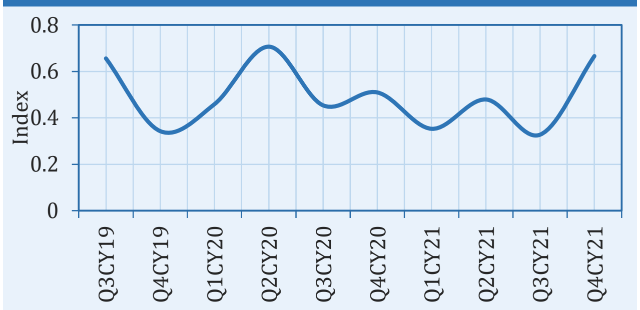

Note: The index is based on Volatility in three major financial markets variables i.e. Exchange Rate, Overnight Repo rate and KSE-100 index.
Source: SBP

مالی منڈیوں نے گذشتہ سال سے کم تغیر کا مظاہرہ کیا

مالی منڈیاں 2021ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت پُر سکون رہیں، گذشتہ سال وبا پھوٹی اور اس نے معاشی سرگرمیوں کو تیزی سے اپنی لپیٹ میں لے لیا تاہم، 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران مضبوط معاشی بحالی اور کلّی معاشی عدم توازن کے اکٹھا ہونے سے خاص طور پر مبادلہ اور ایکویٹی مارکیٹوں میں تناؤ دوبارہ آگیا (**چارٹ 2.2**)۔

بازارِ مبادلہ

مالی سال 20ء میں کووڈ کی وجہ سے آنے والے سکڑاؤ سے معیشت کی بحالی کی علامات 2020ء کی دوسری ششماہی کے آخر میں نظر آنے لگیں کیونکہ بلند تعدد کے متعدد

[24] دیکھیے زری پالیسی بیان برائے ستمبر 2021ء

اظہاریوں سے معاشی سرگرمیوں کی رفتار بڑھنے کی توثیق ہوئی۔[25] تاہم، دنیا بھر میں تیزی سے معاشی بحالی کے ساتھ ہی بین الاقوامی مارکیٹوں میں اجناس کی قیمتیں بھی بڑھنا شروع ہو گئیں **(چارٹ 2.3)**۔ چنانچہ 2021ء کی دوسری ششماہی میں بیرونی کھاتوں میں تناؤ اور مہنگائی کے دباؤ کی وجہ سے مارکیٹوں کے احساسات اور کارکردگی تبدیل ہوگئی کیونکہ بازارِ مبادلہ کو سیالیت کے دباؤ اور شرحِ مبادلہ میں کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ بہر حال، اس بازار میں محدود اتار چڑھاؤ دیکھا گیا کیونکہ جب مختلف ذرائع سے زرِ مبادلہ آیا اور اس کے ذخائر میں اضافہ ہوا تو سیالیت بڑھانے میں مدد ملی اور مارکیٹ ہموار طریقے سے چلنے لگی۔

چارٹ 2.2: مالی منڈیوں کے استحکام کا نقشہ

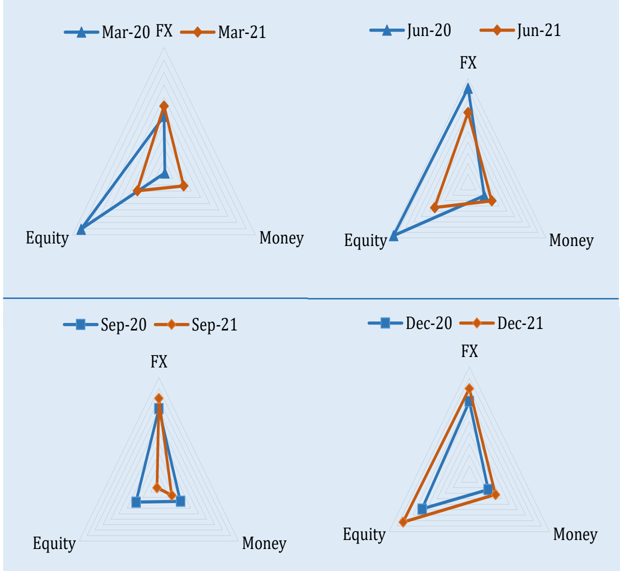

Note: Volatility in the respective markets is calculated using Exponential Weighted Moving Average (EWMA) method. Daily Overnight repo rate, KSE-100 index and Interbank PKR/USD Exchange Rate are used as indicators for the money, equity and foreign exchange markets, respectively.
Source: SBP

زائد درآمدات کے نتیجے میں بیرونی شعبے پر دباؤ پڑا ---

ایک تو درآمدات کے حجم میں اضافہ ہوا، دوسرے اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور سپلائی چین میں خلل نے ملک کے درآمدی اخراجات کو کافی حد تک بڑھا دیا جس سے 2021ء کی دوسری ششماہی میں بیرونی کھاتوں کا دباؤ پیدا ہوا۔ اگرچہ برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر بالترتیب 2.4 ارب ڈالر اور 2.6 ارب ڈالر ماہانہ اوسط پر خاصی عمدہ رہیں، تاہم اشیا اور خدمات دونوں کی درآمدات (خاص طور پر جہاز رانی کی لاگت بڑھنے کی وجہ سے نقل و حمل[26]) میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ افغانستان سے اتحادی افواج کے انخلا کے بعد خطے کی جغرافیائی سیاسی صورتِ حال بدلنے سے دباؤ میں مزید اضافہ ہوا

چارٹ 2.3: اجناس کی عالمی قیمتوں میں سال بسال تبدیلی کا رجحان

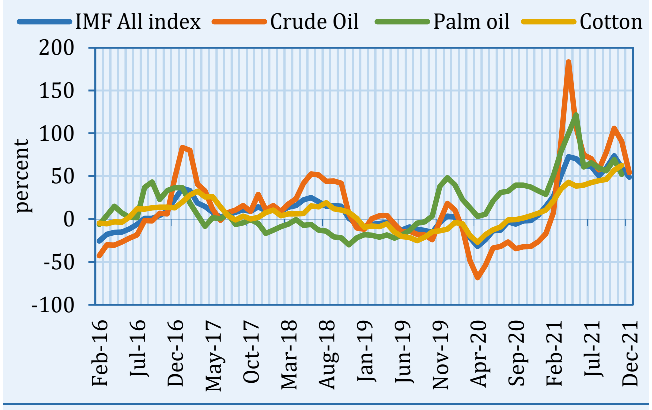

Source: IMF

کیونکہ ملک نے زرِ مبادلہ ذخائر تک وہ رسائی کھو دی جو امریکی فیڈرل ریزرو اور کچھ کثیر الجہتی اداروں (جیسے آئی ایم ایف سے ایس ڈی آرز) سے مل سکتی تھی۔[27] چنانچہ کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس میں اضافہ ہوا اور 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران 9 ارب ڈالر کا خسارہ درج کیا گیا (3.2 ارب ڈالر خسارہ) **(چارٹ 2.4)**۔

اگرچہ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے سے زرِ مبادلہ کی قدر کم ہوئی تاہم شرحِ مبادلہ کے لچکدار نظام کی وجہ سے 2021ء میں تغیر پذیری گذشتہ سال کی نسبت محدود رہی ---

روپے کی قدر 2021ء میں 9.4 فیصد گری (2020ء میں 3.1 فیصد کمی)۔[28] تاہم، سال کے دوران مبادلے کی مساوات نے دو مختلف مراحل دیکھے یعنی 31 دسمبر 2020ء اور 7 مئی 2021ء کے درمیان شرحِ مبادلہ 4.7 فیصد بڑھ گئی، پھر 7 مئی اور 31 دسمبر 2021ء

چارٹ 2.4: کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم، درآمدات اور برآمدات

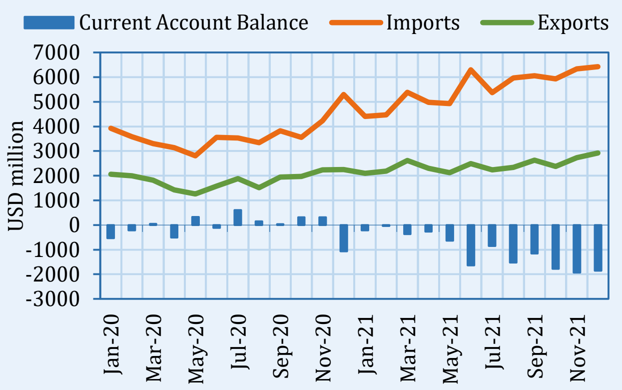

Source: SBP

---

25 مالی سال 21ء کے دوران معیشت میں 5.7 فیصد اور مالی سال 22ء میں 6.0 فیصد نمو ہوئی۔

26 خدمات کی درآمدات مالی سال 2020 میں 22.4 فیصد کمی کے مقابلے میں مالی سال 21 میں 22.8 فیصد (سال بہ سال) بڑھ کر 9.8 ارب ڈالر رہیں۔ خدمات کی درآمد میں، مالی سال 2021 کے دوران ادائیگیوں میں نقل و حمل کا حصہ تقریباً 45 فیصد ہے جبکہ گزشتہ سال یہ حصہ 34.1 فیصد تھا۔ شپنگ کے اخراجات میں اضافہ سی وائی 21 کے دوران نقل و حمل کے لئے زیادہ ادائیگیوں کی ایک بڑی وجہ تھی۔

27 آئی ایم ایف کا ملکی صفحہ برائے افغانستان۔ آخری بار 28 جنوری 2022ء کو دیکھا گیا۔

28 ڈیٹا کا ماخذ: مارک ٹو مارکیٹ نو قدر پیمائی شرحِ مبادلہ

کے درمیان اس میں 13.7 فیصد کی واقع ہوئی (**چارٹ 2.5، الف اور ب**)۔ شروع میں یہ دو عمومی رجحانات بنیادی اصولوں کے بڑی حد تک مطابق تھے مثلاً کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ مئی 2021ء تک معمولی تھا لیکن جون 2021ء کے بعد سے نمایاں طور پر بڑھ گیا اور اسی کے مطابق شرح مبادلہ میں تبدیلیاں رونما ہوئیں کیونکہ لچکدار نظام خود کو طلب اور رسد کے مطابق ایڈجسٹ کرتا رہا۔

چارٹ 2.5: شرحِ مبادلہ اور اس کی تغیر پذیری

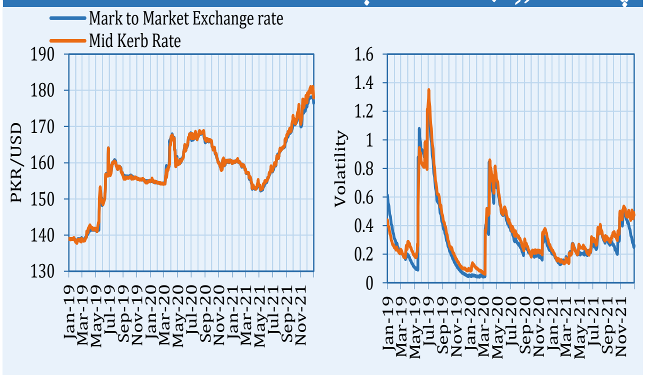

Source: SBP

دھچکوں اور تغیر پذیری کے نقطہ نظر سے 2021ء پچھلے سال سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ 2020ء میں بازارِ مبادلہ میں اچانک اور نمایاں تغیر کووڈ 19 وبا اور اس سے وابستہ غیر یقینی صورتِ حال کے غیر معمولی دھچکے سے پیدا ہوا تھا تاہم 2021ء کے دوران نسبتاً کم اتار چڑھاؤ کا سبب جاننے کے لیے روایتی بنیادی اصولوں کو دیکھا جاسکتا ہے جیسے اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ اور معاشی بحالی جس کی وجہ سے 2021ء کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بتدریج بڑھا۔

چارٹ 2.6: بین البینک - کرب تفاوت

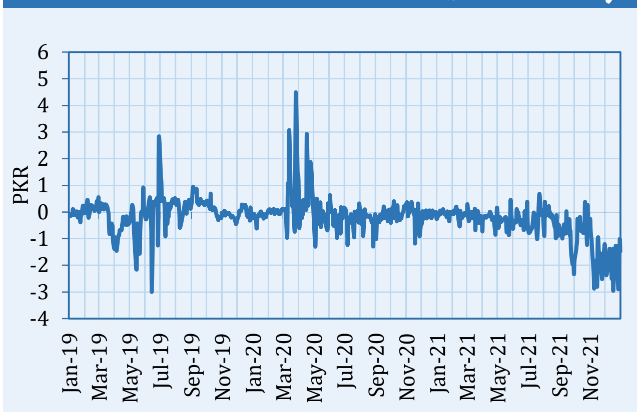

Source: SBP

بیرونی کھاتے میں مجموعی حرکیات (مثلاً کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے) کی عکاسی بینکوں کے ہوئے خالص بیرونی اثاثوں اور شرح مبادلہ کے گرنے سے بھی ہوئی (**چارٹ 2.7**)۔

تاہم یہ بتانا ضروری ہے کہ پاکستان واحد ملک نہیں جسے شرح مبادلہ پر دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں جیسے ترکی، چلی، جنوبی افریقہ اور تھائی لینڈ وغیرہ کی کرنسیوں میں بھی 2021ء کی دوسری ششماہی میں کمی آئی (**چارٹ 2.8**)۔

چارٹ 2.7: بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے

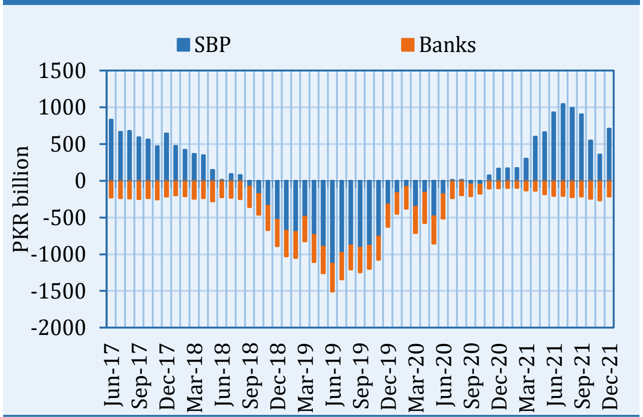

Source: SBP

دوران سال بازارِ مبادلہ نے ہموار طریقے سے کام کیا تاہم، کئی اظہاریے سیال زرِ مبادلہ کے سخت حالات کی طرف اشارہ کرتے ہیں، خاص طور پر 2021ء کے آخر میں، جیسے:

- غیر رسمی منڈی (کرب مارکیٹ) اور بین البینک بازار میں تفاوت 2021ء کی تیسری سہ ماہی میں تیزی سے بڑھا جو دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ افغانستان سے اتحادی افواج کے انخلا کے تناظر میں خطے کی جغرافیائی و سیاسی صورتِ حال کے اثرات کی عکاسی تھا۔ مذکورہ تفاوت جو 2021ء کے پہلے دس مہینوں میں 0.34 (پاکستانی روپے کے لحاظ سے) تھا، نومبر تا دسمبر 2021ء کے دوران بڑھ کر اوسطاً 1.73 ہو گیا (**چارٹ 2.6**)۔
- بیرونی کرنسی کے قرضوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ بیرونی کرنسی کے ڈپازٹس (یعنی ایف ای-25 ڈپازٹس) میں 2021ء کے اختتام پر قرضوں اور ڈپازٹ کے تناسب میں اضافہ (**چارٹ 2.9**)۔
- چھ ماہی پیشگی پریمیم میں کمی کے دورانیے جو 2021ء کے دوران پیش آئے (**چارٹ 2.10**)۔

تاہم اس سے قطع نظر، مارکیٹ میں ہمواری رہی، کیونکہ برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات بڑھنے کے علاوہ، آر ڈی اے رقوم کی آمد سے 2021ء میں سیال زرِ مبادلہ میں اضافہ ہوا۔ مارکیٹ کا اعتماد برقرار رکھنے میں جن دیگر رقوم سے مدد ملی ان میں سعودی فنڈ فار ڈیولپمنٹ سے نقد امداد، یورو بانڈز کی رقوم، این پی سی اور آئی ایم ایف کی جانب سے

پاکستان کوٹے کے لیے نئے ایس ڈی آرز کا اختصاص (عالمی ایس ڈی آرز اختصاص کے سلسلے میں) جیسے مختلف ذرائع شامل ہیں۔

چارٹ 2.8: ابھرتی ہوئی منتخب منڈیوں میں شرحِ مبادلہ میں ردوبدل

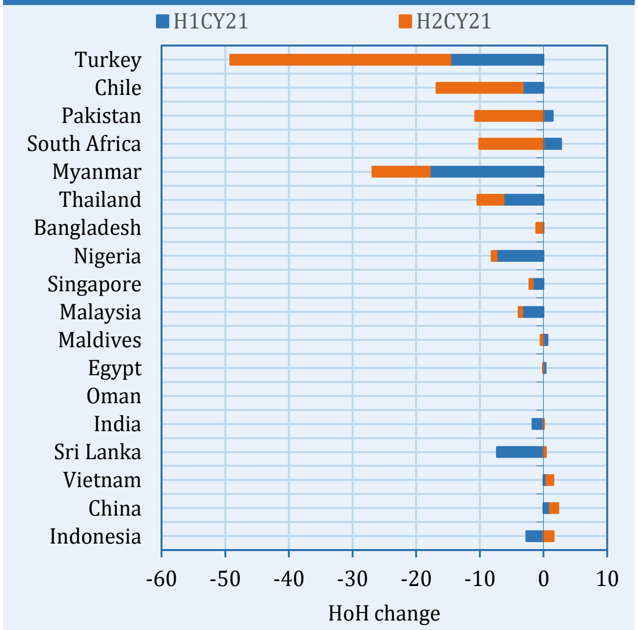

Source: Haver Analytics

۔۔۔ سازگار عالمی مالی حالات اور قرضہ واپسی کی معطلی (ڈی ایس ایس آئی) سے بھی بیرونی کھاتے کو مدد ملی ۔۔۔

دریں اثنا بیرونی قرضوں کی کم ادائیگی سے بیرونی کھاتے پر دباؤ کو کچھ روکنے اور مارکیٹ کے اعتماد کو بڑھانے میں مدد ملی۔ پاکستان نے 2021ء میں 12.4 ارب ڈالر کا بیرونی قرضہ واپس کیا (2020ء میں 14.6 ارب ڈالر ادا کیے تھے)۔ بیرونی قرضوں کی کم واپسی کا بنیادی سبب قرضہ واپسی کی معطلی (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت ریلیف ملنا اور اس کے ساتھ ساتھ عالمی شرحِ سود کا پست ہونا تھا۔[29]

قرضوں کی منڈی پر سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا

نیز، سرمایہ کاروں کا بھی اعتماد بحال ہوا کیونکہ 2021ء کے پہلے آٹھ ماہ میں سرکاری تمسکات میں 263.9 ملین امریکی ڈالر کی خالص آمد ہوئی۔ تاہم، افغانستان سے امریکہ کے انخلا اور ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی کو معمول پر لانے کی توقعات کے ساتھ، سرکاری تمسکات سے خالص اخراج ستمبر 2021ء میں دوبارہ شروع ہوگیا، جو 2021ء کے آخری چار مہینوں میں مجموعی طور پر 118.4 ملین ڈالر تھا۔ تاہم خالص اخراج کا حجم اتنا کم تھا کہ اس نے ملکی بازارِ مبادلہ کے لیے کوئی خدشات نہیں پیدا کیے۔

بازارِ مبادلہ کی سرگرمیوں کو بہتر بنانے کے لیے پالیسی سازوں نے کئی اقدامات کیے

اسٹیٹ بینک اور حکومت نے ایسے کئی اقدامات کیے جن کا مقصد بازارِ مبادلہ کی کارکردگی کو بہتر بنانا تھا۔ ان اقدامات میں زرِ مبادلہ کی ترسیلات اور ترسیلات زر کو آسان بنا کر، شفافیت پیدا کرکے اور زرِ مبادلہ کے لین دین کی سٹہ بازانہ سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کرکے سیالیت بڑھانے پر توجہ دی گئی (دیکھیے **ضمیمہ الف**)۔ 2021ء کے دوران کیے گئے کچھ اہم اقدامات یہ تھے:

- اسٹیٹ بینک نے ایکسچینج کمپنیوں کو اجازت دی کہ وہ بیرون ملک سے آنے والی برآمدات کی رقم امریکی ڈالر میں بینکوں کو قابل قبول بیرونی کرنسیوں کی برآمد کے بدلے میں فروخت کرسکتے ہیں۔[30]
- حکومت نے جولائی 2021ء میں زرِ مبادلہ کے مجاز ڈیلروں، مائکروفنانس بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے ملکی ترسیلات زر کی مارکیٹنگ کے لیے ایک ترغیبی اسکیم دوبارہ شروع کی۔[31]
- اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور مالی اداروں نے نومبر 2021ء میں سوہنی دھرتی ترسیلات زر پروگرام مشترکہ طور پر پیش کیا۔[32]
- دستاویزیت اور شفافیت کو فروغ دینے اور زرمبادلہ سٹہ بازانہ خرید و فروخت کی حوصلہ شکنی کے لیے مبادلہ کمپنیوں کو پابند کیا گیا کہ کوئی شخص یومیہ 10،000 سے زائد امریکی ڈالر اور ایک کیلنڈر سال میں 100،000 سے زائد امریکی ڈالر (یا دیگر کرنسیوں میں اس کے مساوی رقم) نہیں خریدے گا۔[33]

۔۔۔زرِمبادلہ قرضوں پر گھرانوں اور کارپوریٹ سیکٹر کا نسبتاً کم انحصار رکھتے ہوئے بینکوں کا زرمبادلہ کا اکتشاف محدود رہا ۔۔۔

شرحِ مبادلہ کا اتار چڑھاؤ مختلف طرح سے مالی اداروں کو متاثر کرسکتا ہے۔ زرمبادلہ کی کوئی بھی کھلی پوزیشن بینکوں کو شرحِ مبادلہ میں ناموافق تغیر سے دوچار کرسکتی ہے جس کے نتیجے میں کرنسی کی باز قدر پیمائی (revaluation) کے نقصانات ہوسکتے ہیں۔ بہرحال بینک زرِمبادلہ کے سرکردہ ڈیلر اور مالی نظام کا ایک اہم حصہ ہونے کے ناتے زرِمبادلہ کے لیے محدود اکتشاف رکھتے ہیں، اور شرحِ مبادلہ میں کسی بھی دھچکے کو برداشت کرنے کے لیے کافی سرمایہ رکھتے ہیں۔

[29] عالمی بینک کے تخمینوں کے مطابق، پاکستان نے 2021ء میں ڈی ایس ایس آئی کے تحت چھوٹ سے 5.40 ارب روپے کی بچت کی۔

[30] ایف ای سرکلر نمبر 2 برائے 2021ء بتاریخ 24 فروری 2021ء

[31] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2021ء

[32] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 25 نومبر 2021ء

[33] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 19 دسمبر 2021ء

چارٹ 2.9: ایف ای-25 ڈپازٹس اور قرضے

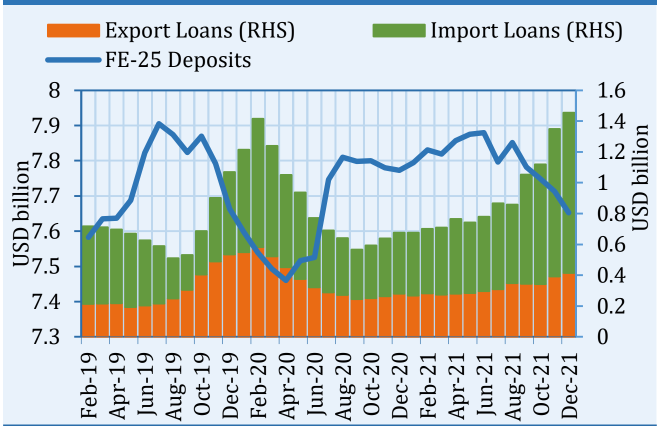

Source: SBP

حساسیت (تناؤ کی جانچ) کے تازہ ترین نتائج بینکوں کی کم حساسیت اور زرِمبادلہ کے خطرات کے لیے عمدہ لچک کی تصدیق کرتے ہیں، کیونکہ شرح مبادلہ میں شدید اتار چڑھاؤ کے باوجود زیادہ تر بینکوں کی شرح کفایتِ سرمایہ 11.5 فیصد کی ضوابطی شرط سے کہیں زیادہ ہے (مزید تفصیلات کے لیے **باب 3.1: بینکاری شعبہ**)۔

چارٹ 2.11: شبینہ ریپوریٹ کی تغیرپذیری

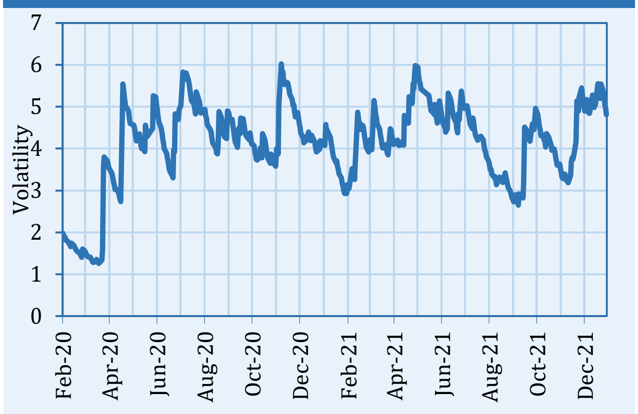

Source SBP:

بازارِ سرمایہ

اسٹیٹ بینک نے ابھرتے ہوئے دباؤ کے جواب میں 2021ء کی دوسری ششماہی میں پالیسی ریٹ بڑھا دیا ---

بیرونی کھاتوں اور مہنگائی کے ابھرتے ہوئے دباؤ کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نے پائیدار بحالی کو یقینی بنانے کے لیے 2021ء میں پالیسی ریٹ 7.0 فیصد سے مجموعی طور پر 275 بی

چارٹ 2.10: چھ ماہی پیشگی پریمیم

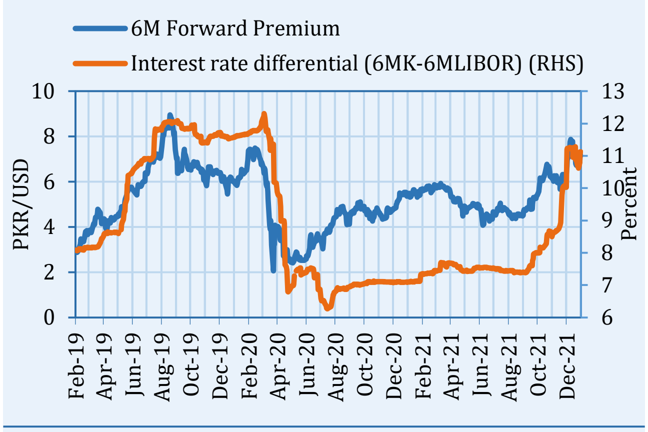

Source: SBP and FRED

پی ایس بڑھا کر 9.75 فیصد کر دیا (ستمبر 2021ء میں 25 بی پی ایس اضافہ، نومبر میں 150 بی پی ایس اور دسمبر میں 100 بی پی ایس اضافہ)۔ بعد ازاں اسٹیٹ بینک نے 13 نومبر 2021ء کو بینکوں کے لیے بھی مطلوبہ نقدِ محفوظ ایک فیصد بڑھا کر 6 فیصد کر دیا تا کہ رسدِ زر میں اضافے کے رجحان کو روکا جا سکے۔[34]

--- جس کی تکمیل کلّی محتاطیہ اقدامات سے کی گئی ---

اسٹیٹ بینک نے صارفی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کی اور صَرف کی حوصلہ شکنی، غیر ضروری اشیا کی درآمد روکنے اور بینکوں کے قرضوں کے ذریعے ان طریقوں کے پھیلاؤ کی روک تھام کی غرض سے مالی استحکام کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کچھ اضافی اشیا کی درآمدات پر کیش مارجن عائد کیا[35] تاہم، ان اقدامات کے باوجود مجموعی طور پر مالی حالات نرم اور ہم آہنگ رہے، جیسا کہ منفی حقیقی شرح سود اور بینک قرضے کی طلب بڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے جو 2021ء کی دوسری ششماہی میں نمایاں طور پر بڑھا۔[36]

حکومت کی قرضوں کی ضروریات نے بین البینک مارکیٹ میں سیالیت کی صورتِ حال کو بڑھایا ---

اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ بدلنے کے ردِ عمل میں شبینہ ریپوریٹ نے، جو 2021ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زیادہ تر مستحکم رہا، دوسری ششماہی میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ کا مظاہرہ کیا (**چارٹ 2.11**)۔ دوسری ششماہی میں شبینہ ریپوریٹ اور پالیسی ریٹ کے درمیان اوسط تفاوت بھی زیادہ رہا، جو پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کی توقع اور حکومت کی قرضے کی ضروریات بلند ہونے کی عکاسی کرتا ہے (**چارٹ 2.12**)۔

---

[34] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 13 نومبر 2021ء

[35] تفصیل کے لیے دیکھیے بی پی آر ڈی سرکلیر نمبر 29 برائے 2021ء بتاریخ 23 ستمبر 2021ء اور اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 30 ستمبر 2021ء

[36] 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران نجی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں میں 969.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو 2021ء کی پہلی ششماہی کے 312.7 ارب روپے سے تین گنا زائد تھے۔

چارٹ 2.12: شبینہ ریپوریٹ اور پالیسی ریٹ کے درمیان فرق

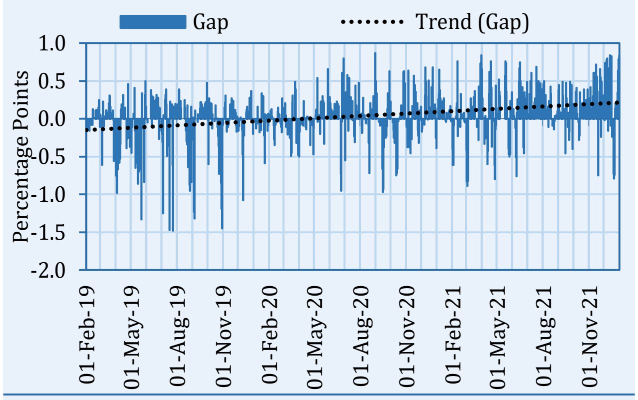

Source: SBP

تاہم 2021ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کم بجٹ خسارہ (بہ نسبت 2020ء کی تیسری سہ ماہی) اور کچھ بیرونی مالکاری (مثلاً یوروبانڈز وغیرہ) کی دستیابی نے بین البینک مارکیٹ میں حکومت کی قرضے کی ضروریات اور سیالیت کے دباؤ کو کم کردیا، چنانچہ بازارِ زر میں ادخال کا اوسط حجم 2021ء کی دوسری سہ ماہی کی نسبت تیسری سہ ماہی کے دوران گر گیا۔ 2021ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران بجٹ خسارہ بڑھنے کے باوجود حکومت کا بینکاری شعبے کے قرضوں پر انحصار سہ ماہی کے دوران محدود رہا کیونکہ بیرونی مالکاری اسے دستیاب تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈپازٹس کی عمدہ نمو کی بنا پر سال کے آخر میں اوسط ادخال میں کمی واقع ہوگئی (**چارٹ 2.13**)۔

چارٹ 2.13: بازارِ زر کے سودوں میں ادخال اور انجذاب

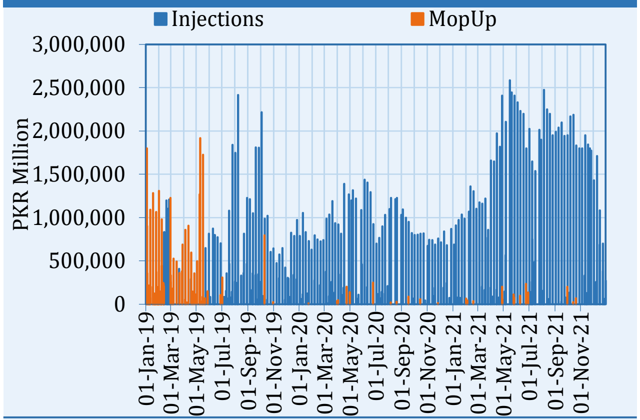

Source: SBP

مہنگائی کی سطح نے مارکیٹ کی توقعات کو بڑھا دیا

اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 20 ستمبر 2021ء سے اضافے اور نومبر اور دسمبر 2021ء میں صارف اشاریہ قیمت مہنگائی سال بسال دوہندسی سطح پر رہنے[37] کی وجہ سے ثانوی مارکیٹ کی یافت، خاص طور پر قلیل مدتوں (1 سال تک) کے منافع میں پالیسی ریٹ بڑھنے کے بعد سے بلند تر اضافہ دیکھا گیا (**چارٹ 2.14**)۔

چارٹ 2.14: ثانوی بازار کی یافت میں تبدیلی (17 ستمبر اور 31 دسمبر 2021ء)

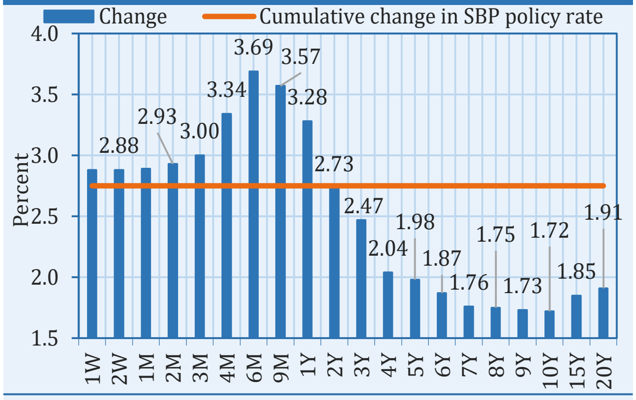

Source: SBP

۔۔۔ اور 2021ء کے اواخر کی نیلامیوں میں مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) کی قطع شرحوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، حالانکہ بازارِ زر کے سودوں نے مارکیٹ کی توقعات کو اعتدال پر لانے میں مدد کی

شرح سود بڑھنے کی مارکیٹ کی توقعات کے نتیجے میں 17 ستمبر 2021ء اور 15 دسمبر 2021ء کے مابین (2 سال تک کی عرصیت میں) خطِ یافت میں اوسطاً 308 بی پی ایس کا اضافہ ہوا (**چارٹ 2.15**)۔

چارٹ 2.15: اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ 275 بی پی ایس بڑھنے کے بعد خطِ یافت کا بلند ہونا

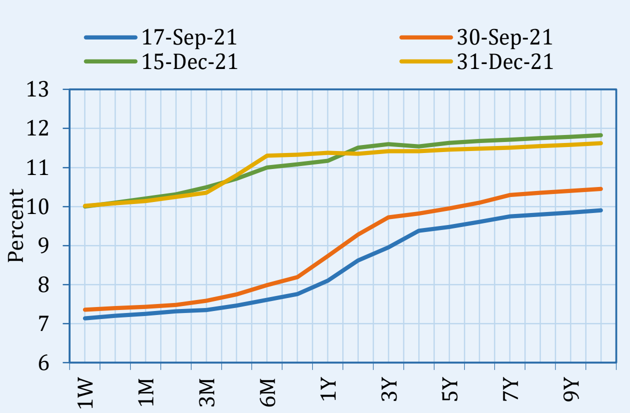

Source: SBP

بازارِ زر کے تین ادخالات 63 دنوں میں کیے گئے، جو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ (دسمبر 2021ء کے دوران) سے واجبی سے زیادہ تھے، انہوں نے مارکیٹ کی توقعات پر اثر ڈالنے میں اہم کردار ادا کیا، اور دسمبر 2021ء کے آخر تک خطِ یافت میں کچھ کمی کا

[37] سال بسال سی پی آئی مہنگائی نومبر 2021ء میں 11.53 فیصد اور دسمبر 2021ء میں 12.28 فیصد بڑھ گئی۔

باعث بنے لیکن خطِ یافت کی مختلف مدتوں میں یہ تبدیلی ملی جلی تھی، مثال کے طور پر تین ماہ تک کی مدت پر یافت میں کمی دیکھی گئی جبکہ تین ماہ سے زائد اور ایک سال تک کی مدت پر یافت 15 دسمبر 2021ء کے مقابلے میں دسمبر 2021ء کے اختتام پر بڑھ گئی۔ درحقیقت دسمبر 2021ء کے اختتام پر چھ ماہی اور اس سے اوپر کی مدتوں کے لیے خطِ یافت کچھ ہموار تھا، جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ مارکیٹ مستقبل قریب میں نسبتاً مستحکم شرح سود کی توقع کر رہی تھی (**چارٹ 2.16**)۔

چارٹ 2.16: اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ سے قطع شرحِ سود کا انحراف

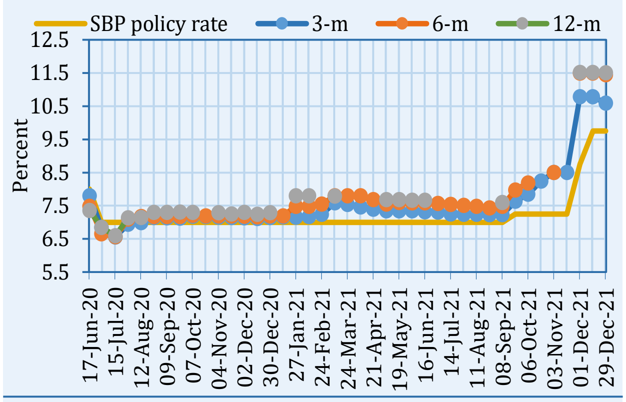

Source: SBP

مارکیٹ کی بدلتی ہوئی توقعات اور قرضے کی حکومتی ضروریات کی عکاسی سرکاری تمسکات کی نیلامی میں ہوئی

سرکاری تمسکات کی 2021ء کے دوران نیلامی میں مارکیٹ کا رویہ متحرک تھا، جو مارکیٹ کی توقعات میں تبدیلی اور ارتقا پذیر قرضے کی طلب اور سیالیت کی عکاسی کرتا ہے۔ مارکیٹ کو 2021ء کی پہلی سہ ماہی میں شرح سود بڑھنے کی توقع تھی جس کی وجہ 'وی' شکل میں اقتصادی بحالی (2020ء میں) اور 2021ء کی پہلی سہ ماہی میں آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے پس منظر میں طلب میں ہونے والا اضافہ تھا۔ چنانچہ سرکاری تمسکات کی نیلامی میں مارکیٹ کی دلچسپی قلیل مدتی آلات کی طرف ہوگئی۔

تاہم، شرح سود میں اضافے کی توقعات (جس کی عکاسی خطِ یافت سے ہوتی ہے) 2021ء کی دوسری سہ ماہی کے اختتام تک بڑی حد تک ختم ہوگئیں۔ چنانچہ مارکیٹ نے معینہ شرح والے پاکستان سرمایہ کاری بانڈز (پی آئی بیز) میں زبردست دلچسپی ظاہر کی۔ معینہ شرح والے پی آئی بیز کی تمام مدتوں میں موصولہ مشترکہ پیشکشیں 2021ء کی دوسری سہ ماہی کی نیلامی سے تقریباً4 گنا تھیں (پیش کش اور ہدف کا تناسب 3.9)۔ اگرچہ 2021ء کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے کے بعد پی آئی بی (معینہ شرح) میں مارکیٹ کی دلچسپی برقرار رہی، تاہم بینکوں نے بینچ مارک شرحوں میں مزید اضافے کی توقع کے پیشِ نظر زیادہ بلند شرحوں کی پیش کش کی۔ چنانچہ حکومت کی جانب سے پی آئی بیز کی قبولیت 2021ء کی دوسری ششماہی میں ہدف سے کم رہی۔

رواں شرح والے وثیقہ جات میں مارکیٹ کی دلچسپی 2021ء کی دوسری ششماہی میں بحال ہوئی

پالیسی ریٹ میں ابتدائی اضافے اور پیشگی رہنمائی کے طریقے میں تبدیلی کے بعد رواں شرح والے پی آئی بیز (سہ ماہی کوپن ادائیگی) میں مارکیٹ کی دلچسپی 2021ء کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں بحال ہوئی، جس کی عکاس یہ بات ہے کہ پیشکش اور ہدف کا تناسب بالترتیب 3.45 اور 2.45 رہا۔ حکومت نے بھی 2021ء کی دوسری ششماہی میں پی آئی بیز کی ہدف سے زائد رقم (رواں شرح، سہ ماہی کوپن) قبول کی، یعنی یہ حکمتِ عملی کہ اپنے قرضوں کا خاکۂ عرصیت طویل کیا جائے، تاہم 2021ء کی تیسری سہ ماہی میں جو پیشکشیں رواں شرح والے 3 سالہ سہ ماہی کوپن بانڈ کی طرف مائل تھیں ان کا جھکاؤ چوتھی سہ ماہی میں 2 سالہ رواں شرح والے بانڈ کی جانب ہوگیا کیونکہ موخر الذکر بانڈ پر شرحِ منافع ہر پندرہ دن پر طے کی جاتی ہے اور ادائیگی ہر سہ ماہی پر کی جاتی ہے، چنانچہ شرح سود میں ممکنہ تبدیلی سے ہونے والا دورانیے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

مارکیٹ کی توقعات اور حرکیات کے مطابق رواں شرح والے پی آئی بی (ششماہی کوپن) کی نیلامی کے نتائج سے کمزور سرگرمی ظاہر ہوئی۔ حکومت نے بھی ان بانڈز میں کوئی رقم قبول نہیں کی ماسوائے 2021ء کی دوسری سہ ماہی کے۔ حکومت نے 72.2 ارب روپے کے 10 سالہ رواں شرح والے پی آئی بی (ششماہی کوپن) اور 73.6 ارب روپے کے 5 سالہ متغیر شرح کرایہ والے حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک آئی پی پیز کو جون اور نومبر 2021ء میں دو قسطوں میں جاری کیے۔

آئی پی پیز کو خصوصی اجرا کے علاوہ حکومت نے 2021ء میں باقاعدہ حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کی پیش کش بھی کی تاہم مارکیٹ نے مقررہ شرح کرایہ والے صکوک میں کم دلچسپی لی (ہدف کی رقم، 15.0 ارب روپے) اور حکومت نے 2021ء کی پہلی ششماہی میں پیش کردہ رقم سے کم رقم قبول کی۔ اس کے برعکس مارکیٹ نے متغیر شرح کرایہ والے حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کے لیے 89.5 ارب روپے (نیلامی کے ہدف 35.0 ارب روپے کے دگنا سے بھی زیادہ) کی پیشکش کی، جس میں سے حکومت نے پہلی ششماہی میں 66.5 ارب روپے قبول کیے۔ دوسری ششماہی کے دوران مارکیٹ نے 5 سالہ مقررہ شرح کرایہ والے صکوک (پیشکش اور ہدف کا تناسب 2.08) کے ساتھ ساتھ متغیر شرح کرایہ والے 5 سالہ اجارہ صکوک (پیشکش اور ہدف کا تناسب 1.95) میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اگرچہ حکومت نے اول الذکر صکوک میں ہدف کا صرف 80 فیصد قبول کیا تاہم اس نے موئخر الذکر صکوک میں ہدف کا 1.7 گنا قبول کیا۔ اول الذکر صکوک

میں ہدف سے کم قبولیت کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بینکوں نے پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کی توقع کی بنا پر بلند شرحوں پر بولیاں لگائیں۔

خطِ یافت میں نمایاں بلندی اور اتار چڑھاؤ مالی اداروں اور قرض گیروں پر اثرات ڈالتا ہے ،تاہم شرح سود کے خطرے کا سامنا کرنے کے لیے بینکوں کے پاس کافی لچک ہے ---

بینکوں کے اثاثے مسلسل بڑھ رہے ہیں، اور معینہ آمدنی والی سرکاری تمسکات میں ان کا اکتشاف حالیہ برسوں میں خاص طور پر بڑھا ہے۔ درحقیقت، سرکاری تمسکات کا بڑا حصہ بینکوں کی تحویل میں ہے (**چارٹ 2.17**)۔ اگرچہ سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری سے بینکوں کی سیالیت کو سہارا ملتا ہے اور ان کی آمدنی بڑھتی ہے، تاہم اس کے ساتھ ہی اس طرح کی سرمایہ کاری سے بینکوں کو شرح سود میں تبدیلیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے قطع نظر، بینک شرح سود کے خطرے سے بڑی حد تک محفوظ رہتے ہیں جس کی دو وجوہات ہیں: مناسب سرمائے کا کُشن اور ان تمسکات کی شرح سود کے خطرے کا محدود اکتشاف (یعنی وہ ری پرائسنگ اور عرصیت کی نسبتاً قلیل مدت چُنتے ہیں)۔ یہ تمسکات بیشتر قلیل مدتی ایم ٹی بی اور رواں شرح والے پی آئی بی پر مشتمل ہیں اور ان کے گہری اور فعال ثانوی بازار ہیں۔ (مزید تفصیلات کے لیے **باب 3.1: بینکاری کا شعبہ**)۔

---جبکہ قرض گیر بھی سازگار مالی حالات کی وجہ سے بڑی حد تک محفوظ رہتے ہیں

بینکوں کے قرض گیر شرح سود میں حالیہ تبدیلیوں سے بڑی حد تک غیر متاثر رہے ہیں جس کی وجوہ یہ ہیں: 1) نرم میکرو مالی حالات ہیں کیونکہ حقیقی شرح سود اب بھی منفی رہی جبکہ معاشی سرگرمیاں ٹریک پر رہیں، 2) معاشی بحالی نے ان کا نقد بہاؤ اور آمدنی بڑھائی۔ کارپوریٹ سیکٹر، جو بینکوں کا نجی شعبے کا بیشتر قرضہ استعمال کرتا ہے، نے اپنے اہم قرضوں کی ادائیگی، سالوینسی اور کارکردگی کے اظہاریوں میں بہتری دیکھی (تفصیلات کے لئے **دیکھیں باب 6: کارپوریٹ سیکٹر**)۔ علاوہ ازیں مالی سال 2021ء میں بینکنگ سیکٹر کے غیر فعال قرضوں (**این پی ایل**) کے تناسب میں بھی کمی آئی ہے۔

چارٹ 2.17: سرکاری تمسکات کی ہولڈنگ

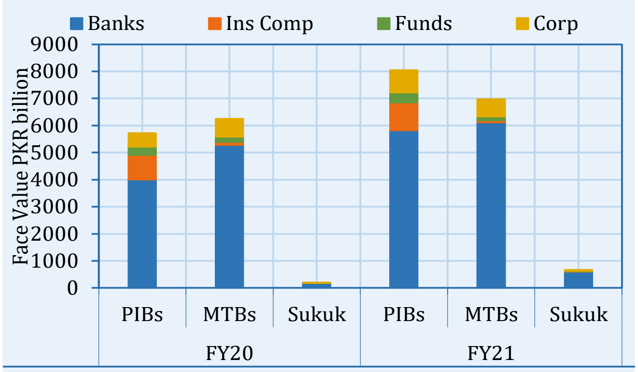

Source: SBP

ایکویٹی مارکیٹ

کے ایس ای 100 انڈیکس نے 2021 ء کی پہلی ششماہی میں اپنی بڑھتی ہوئی رفتار کو برقرار رکھا لیکن بیرونی کھاتے پر اور مہنگائی کے دباؤ سے ، اور اس کے نتیجے میں زری پالیسی کی سمت بدلنے سے دوسری ششماہی میں وہ کم ہوگئی

ایکویٹی مارکیٹ 2021ء کے دوران مختلف مراحل سے گزری۔ وبا کے بعد معاشی بحالی اور 2021ء کی پہلی ششماہی میں اطمینان بخش کارپوریٹ نتائج کے پیش نظر انڈیکس 14 جون 2021ء کو 48,726 کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا (31 دسمبر 2020ء کو 43,755) جو 11.3 فیصد اضافہ ہے۔[38]

چارٹ 2.18: کے ایس ای-100 اشاریہ اور اس کی تغیر پذیری

Source: PSX and SBP

[38] بینکاری شعبے کی ششماہی کارکردگی کا جائزہ برائے پہلی ششماہی 2021ء میں مالی منڈیاں اور خطرے کی تشخیص پر سیکشن دیکھیے۔

وسط جون کے بعد ستمبر 2020ء تک انڈیکس لگ بھگ 47 ہزار کی سطح پر رہا۔ تاہم پالیسی ریٹ بڑھنے کے اعلان کے بعد نشانیہ اشاریہ 13 اکتوبر 2021ء تک گر کر 43,222 پر آ گیا۔ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کی توقعات سے اشاریہ 5 نومبر 2021ء تک دوبارہ 47 ہزار 295 تک چلا گیا۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی، کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے، نیز نومبر اور دسمبر میں پالیسی ریٹ میں دوبار اضافے سے اسٹاک مارکیٹ نے اتار چڑھاؤ دیکھنے کے بعد سال کا اختتام 44,596 پر کیا: اس طرح 2021ء میں 1.9 فیصد اضافہ ہوا (2020ء میں 7.4 فیصد)۔ اس کے باوجود ایکویٹی مارکیٹ میں اوسط تغیر گزشتہ سال سے کم رہا کیونکہ 2020ء میں وبا سے متعلق غیر یقینی حالات کی وجہ سے قیمتوں میں تیزی سے اتار چڑھاؤ آیا تھا (**چارٹ 2.18**)۔

غیر ملکی سرمایہ کار 2021 ء میں خالص خریدار بنے رہے

غیر ملکی سرمایہ کاروں نے 2021ء میں 304.4 ملین ڈالر مالیت کے حصص خریدے۔ جزدانی سرمایہ کاری کا یہ بہاؤ پچھلے سال کے رجحان کے برعکس تھا۔ تب وبا کے دھچکے نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو اپنے جزدان دوبارہ متوازن کرنے اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں سے نکلنے پر مجبور کیا تاکہ وہ غیر یقینی صورتِ حال سے محفوظ رہ سکیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں نے 2021ء کی پہلی ششماہی میں پاکستانی میں تقریباً 65.1 ملین ڈالر کے حصص فروخت کیے تاہم ستمبر 2021ء کے بعد سے مارکیٹ اشاریے میں کمی اور کمپنیوں کے حصص کی قیمتیں گرنے سے پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ میں ان کی دلچسپی بحال ہوئی (**چارٹ 2.19**)۔

چارٹ 2.19: میوچل فنڈز کی جانب سے خریداری 2021ء میں نمایاں رہی

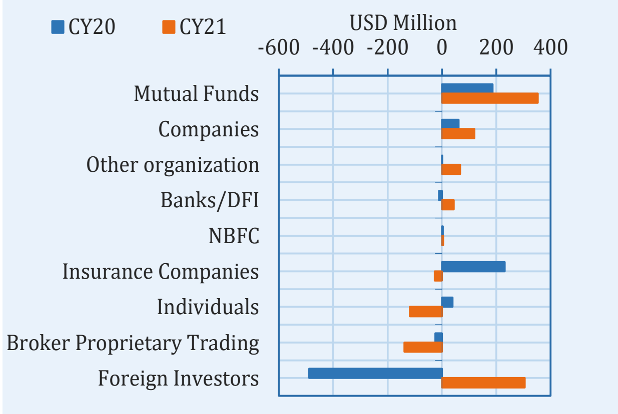

Source: NCCPL

اگرچہ غیر ملکی سرمایہ کاروں نے کئی شعبوں میں حصص خریدے تاہم بینکاری کا شعبہ نمایاں رہا، کیونکہ سرمایہ کاروں نے یہاں مزید بہتری کا اندازہ لگایا۔ دوران سال انہوں نے حصص میں جتنی بھی خالص سرمایہ کاری کی اس کا تقریباً نصف صرف بینکاری میں لگایا۔ سرمایہ کاروں نے معیشت کے دیگر اہم شعبوں جیسے توانائی (عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے)، کھاد، بجلی کی پیداوار (دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے گردشی قرضوں کے کچھ حصے کے تصفیے کی وجہ سے) اور سیمنٹ (تعمیراتی شعبے کی زائد سرگرمیوں کی وجہ سے) کے بارے میں بھی امید کا اظہار کیا تاہم 2021ء میں ٹیکنالوجی کے شعبے میں خالص فروخت دیکھی گئی، جبکہ پچھلے سال لاک ڈاؤن نے اس شعبے کے امکانات کو بڑھایا تھا (**چارٹ 2.20**)۔

چارٹ 2.20: سرمایہ کار 2021ء میں بینکوں اور توانائی سے متعلق اداروں پر راغب ہوئے

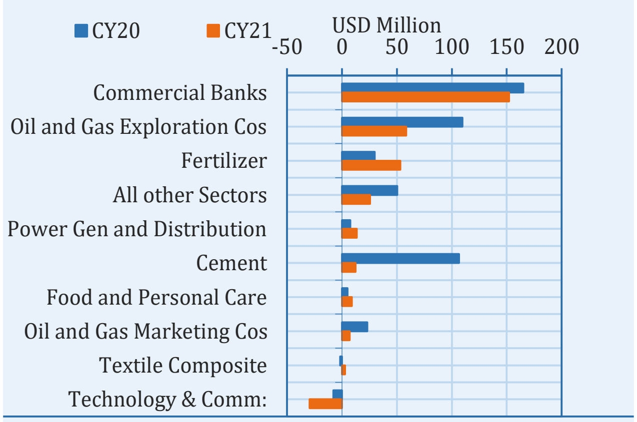

Source: NCCPL

2021ء کے دوران فہرستی کمپنیوں میں اضافہ ہوا

اوّلین عوامی پیشکشوں (آئی پی او) کی تعداد 2020ء میں تین رہی تھی تاہم 2021ء میں ان کی تعداد دگنی ہو کر چھ ہوگئی جبکہ فہرستی کمپنیوں کی تعداد پچھلے سال کے 531 سے بڑھ کر 533 ہوگئی (**جدول 2.1**)۔ اس سے قطع نظر، 2021ء میں فہرستی سرمایہ 4.4 فیصد اضافے سے 1.48 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ 2021ء کے اختتام تک فہرستی سرمایہ جی ڈی پی کا 3.3 فیصد تھا، جو دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مقابلے میں کم ہے، اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ فرموں کے لیے فہرست میں شمولیت سے فائدہ اٹھانے اور سرمائے کی تشکیل کے لیے طویل مدتی فنڈز جمع کرنے کے مزید امکانات ہیں (**چارٹ 2.21**)۔

چارٹ 2.21: ابھرتی ہوئی منتخب منڈیوں میں مقامی فہرستی کمپنیوں کی سرمایت

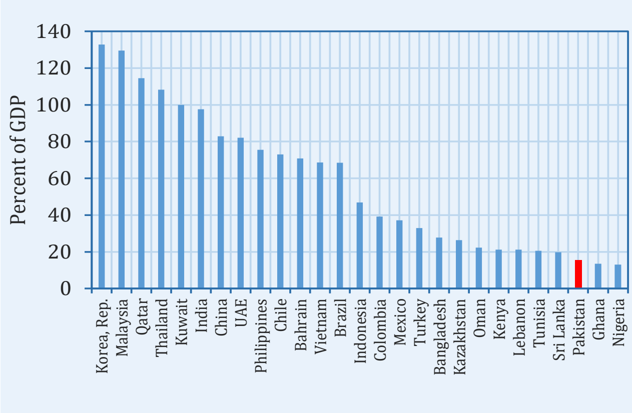

Source: World Bank, PBS and PSX

2021ء کے اواخر میں ایم ٹی بی کی نیلامیوں کی قطع شرحوں میں نمایاں اضافے کے اثرات اور مارکیٹ کی توقعات انڈیکس کے اتار چڑھاؤ میں ظاہر ہوئیں

اگرچہ 2021ء کے دوران کے ایس ای 100 اشاریے میں اتار چڑھاؤ گزشتہ سال سے کم تھا، تاہم گوشواروں سے پتہ چلتا ہے کہ تاریخی ویلیو ایٹ رسک (وی اے آر) کی خلاف ورزی کے 17 واقعات ہوئے (2020ء میں 20 مرتبہ) اور ان خلاف ورزیوں کی شدت بھی پچھلے سال سے کم تھی (چارٹ 2.22)۔ وی اے آر کی زیادہ تر خلاف ورزیاں دوسری ششماہی میں دیکھی گئیں اور ان کا سبب کلّی معاشی تبدیلیاں تھیں۔ مثال کے طور پر کے ایس ای 100 اشاریے کا اتار چڑھاؤ 2 دسمبر 2021ء کو بلند ترین تھا جب ایک روز قبل یکم دسمبر کی نیلامی میں ٹریژری بلز کی قطع شرحوں میں نمایاں اضافے سے 2 دسمبر 2021ء کو کے ایس ای 100 اشاریے میں 2135 پوائنٹس کی واقع ہوئی۔

چارٹ 2.22: کے ایس ای-100 اشاریے کی ویلیو ایٹ رسک

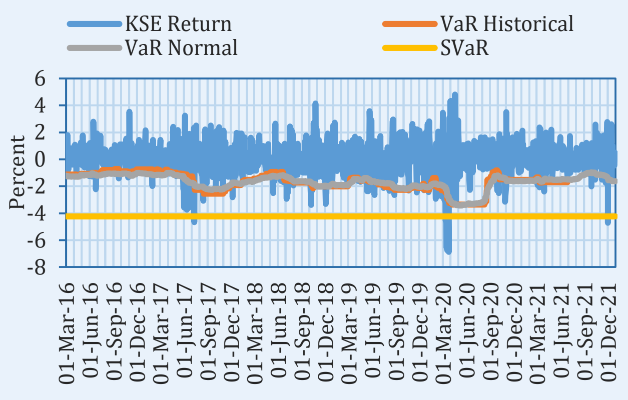

Source: PSX

ایکوئیٹی کی قیمتوں میں کمی کو بینکوں نے محدود اکتشاف کی بنا پر بخوبی برداشت کیا

کے ایس ای 100 اشاریے میں 2 دسمبر 2021ء کو ہونے والی 4.71 فیصد کی 11 جولائی 2017ء کے بعد (یومیہ بنیاد پر) دیکھی گئی سب سے بڑی کمی تھی، لیکن اس سے بینکوں جیسے مالی اداروں کے استحکام کے لیے فوری خدشات پیدا نہیں ہوئے کیونکہ ایکویٹیز میں ان کی سرمایہ کاری محدود ہے اور دھچکے برداشت کرنے کے لیے سرمائے کا مناسب کشن

جدول 2.1: پاکستان میں 2017ء سے 2021ء تک سرمایہ منڈی کی پیش رفت

	دسمبر17ء	دسمبر18ء	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء*
ارب روپے، ماسوائے کمپنیاں، اشاریہ اور بانڈ ڈیٹا					
فہرستی کمپنیوں کی مجموعی تعداد	559	546	534	531	533
مجموعی فہرستی سرمایہ - ملین روپے	1,276.8	1,322.7	1,386.6	1,421.1	1,483.5
منڈی کی مجموعی سرمایت - ملین روپے	8,570.9	7,692.8	7,811.8	8,035.4	7,900.1
کے ایس ای-100 اشاریہ	40,471	37,067	40,735	43,755	46,348
کے ایس ای-30 اشاریہ	20,215	17,174	18,656	18,180	17,981
کے ایم آئی-30 اشاریہ	68,612	61,174	66,032	71,168	75,000
کے ایس ای تمام حصص کا اشاریہ	29,774	28,043	29,012	30,780	31,549
پی ایس ایکس-کے ایم آئی تمام حصص کا اشاریہ	20,357	18,185	19,387	21,718	22,406
دوران سال شامل ہونے والی نئی فہرستی کمپنیاں	7	3	1	3	6
نئی کمپنیوں کا فہرستی سرمایہ - ملین روپے	12.5	5.4	8.7	14.2	16.0
دورانِ سال قرضوں کے نئے فہرستی آلات	1	6	7	7	5
قرضوں کے نئے آلات کا فہرستی سرمایہ - ملین روپے	10.5	28.8	240.6	247.0	25.1
اوسط یومیہ ٹرن اوور - ریگولر مارکیٹ (ملین حصص)(سال تاحال)	249	194	164	330	513
یومیہ ٹرن اوور کی اوسط مالیت - ریگولر مارکیٹ (ملین روپے)(سال تاحال)	12.1	7.9	5.9	12.3	18.2
اوسط یومیہ ٹرن اوور - فیوچر مارکیٹ (ملین حصص)(سال تاحال)	60	68	74	102	146
یومیہ ٹرن اوور کی اوسط مالیت - فیوچر مارکیٹ (ملین روپے)(سال تاحال)	4.3	3.0	2.9	4.7	8.9

ماخذ: پی ایس ایکس * 11 نومبر 2021ء تک کی صورتحال

بھی موجود ہے۔ دراصل بینکوں کی سرمایہ کاری اور ایکویٹی میں ان کا اکتشاف قدامت پسندانہ احتیاط کا تقاضا ہے۔ دسمبر 2021ء کے اواخر تک حصص میں ان کی سرمایہ کاری مجموعی سرمایہ کاری کا معمولی سا حصہ ہے (یعنی 1.5 فیصد) اور سرمائے میں بھی (یعنی 11.4 فیصد)۔ حساسیت کے تازہ ترین تجزیے (دباؤ کی جانچ) سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایکویٹی کی قیمتوں میں کسی ممکنہ شدید دھچکے کا سامنا کرنے کے لیے بینکوں کے پاس کافی لچک موجود ہے۔

مستقبل میں مالی منڈیوں میں استحکام کا انحصار بڑی حد تک ان اُمور پر ہوگا: (i) بیرونی کھاتے پر دباؤ کی حالت، اگر عالمی قیمتیں توقع سے زیادہ عرصے تک بلند رہتی ہیں (مثال کے طور پر مشرقی یورپ میں جغرافیائی سیاسی تناؤ کی وجہ سے)، (ii) مہنگائی کا دباؤ جسے کم ہونے میں نسبتاً زیادہ وقت لگ سکتا ہے، (iii) آئی ایم ایف پروگرام کا کامیاب نفاذ، (iv) مزید استحکام کے اقدامات پر زری اتھارٹی کا ردعمل، اور (v) کووڈ 19 کی کوئی نئی قسم اور اس کے پھیلاؤ کی شدت۔